سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:17

رسول اللہ ﷺ کی

شانِ راحت ورحمت

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
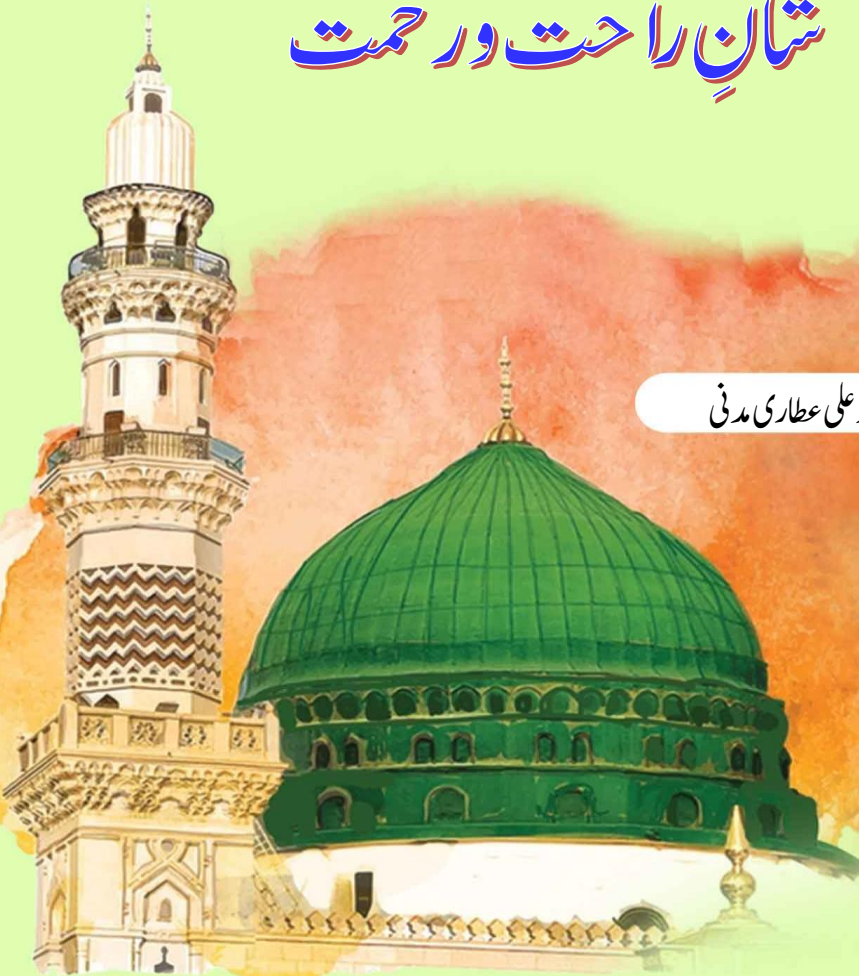
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا سترھواں عنوان

صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کی شانِ راحت ورحمت

مرتب

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ راحت ورحمت

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 20

اشاعت اوّل: اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ راحت ورحمت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ کی مدد سے تیار کیا گیا۔

اللہ ربّ العزّت نے اپنے حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وہ رفیع و عظیم مرتبہ عطا فرمایا کہ کسی اور کے حصے میں نہ آیا، ﴿وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَؕ﴾[1] کا سہرا اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ اَنور پر سجایا اور رہتی دنیا تک کے لئے آپ کے مبارک ذکر کو بلند و بالا فرما دیا، ہر مقبولِ بارگاہ کو ﴿وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰیؕ﴾[2] سے اپنے حبیب کی محبوبیت کا پیغام دے دیا۔ قراٰنِ کریم میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف و توصیف جگہ جگہ مذکور ہے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ قراٰنِ کریم کی ایک ایک آیت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کو بیان کرتی ہے، قراٰنِ کریم کی طرح

---

(1) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ30، الم نشرح:4)

(2) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پ30، الضحیٰ:5)

احادیثِ مبارکہ میں بھی پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ رفیع کا بیان ہے اور بہت ہی دلچسپ اور عشّاق کی آتشِ عشق کو گرما دینے والے تو وہ فرامین ہیں جن میں محبوبِ ربّ العزت، صاحبِ ﴿وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى(۳)﴾[3] اپنی شانِ اقدس کا بیان اپنی ہی مبارک زبان سے فرماتے ہیں، انہی میں سے دو فرامین مبارکہ ہیں:

(01) اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ یعنی میں رحمت ہوں، رب کا ہدیہ ہوں۔[4]

یہ رحمتِ عالَم ہی کی شان ہے کہ ساری کائنات میں حکمِ الٰہی سے تصرف کا اختیار رکھنے والے ہیں لیکن پھر بھی صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ میں تو تمہارے لئے رحمت ہوں، تمہارے رب کی طرف سے ہدیہ ہوں۔ علمائے کرام نے "رَحْمَةٌ" اور "مُهْدَاةٌ" کو بھی آپ کے مبارک اسماو القابات میں شمار کیا ہے۔ ہدیہ وہ ہوتا ہے جس کا بدل نہ دینا پڑے، سبل الھدیٰ والرشاد میں ہے: "اس کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ کریم نے مجھے بندوں کے لئے ایسی رحمت بنا کر بھیجا ہے جس کا کوئی بدلہ نہیں مانگا جائے گا کیونکہ جب

---

(3) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ (پ27، النجم:3)
(4) مصنف ابن ابی شیبہ، 16/504، حدیث:32442

کوئی ہدیہ رحمت وشفقت کے طور پر بھیجا جائے تو اس سے عوض وبدلے کا ارادہ نہیں کیا جاتا۔"[5]

(02)أَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ وَ رَسُولُ الرَّاحَةِ یعنی میں رحمت و راحت والا رسول ہوں۔[6]

اس فرمانِ مبارک میں دو اسمائے شاہِ مدینہ کا بیان ہوا ہے: "رَسُولُ الرَّحْمَةِ" اور "رَسُولُ الرَّاحَةِ"۔

یہاں اوّلاً اسمِ گرامی "رَسُولُ الرَّاحَةِ" کے بارے میں کچھ ملاحظہ کرتے ہیں۔ یوں تو راحت اور رحمت قریب المعنیٰ ہیں لیکن ان میں فرق بھی کیا جاتا ہے۔ راحت کو سکون، آسانی، سہولت، دلی خوشی اور مشکلات سے رہائی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

ان میں سے کسی بھی مفہوم کی روشنی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات کو دیکھا جائے، آپ ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہیں، آپ کی تشریف آوری ایک علاقہ، قبیلہ، شہر یا ملک نہیں بلکہ ساری کائنات کے لئے

---

(5) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/464

(6) الشفاء، 1/231

راحت، سکون اور آسانی کا سبب بنی۔

آپ کی آمد سے توبہ آسان ہوگئی۔ گناہ کرنے والوں کے گناہ ان کے دروازوں پر نہیں لکھے جاتے۔ نماز کے لئے صرف عبادت خانوں ہی کی تخصیص نہ رہی بلکہ ہر پاک جگہ کو نماز کے لئے جائز قرار دیا گیا۔ چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر بڑے بڑے ثواب دیئے گئے۔ حج، عمرہ، صدقہ اور دیگر بڑے بڑے نیک اعمال کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر اِن اعمال کا اجر دیئے جانے کا فرمایا گیا۔ ایک بار "سبحٰن اللہ" کہنے پر جنّت میں درخت لگنے کی نوید سنائی گئی۔ ایک حرفِ قراٰنی کی قراءت پر دس نیکیوں کا مُژدہ ملا، تین بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت پر پورے قراٰن کا ثواب ملنے کی خوشخبری ملی، گناہ گاروں کو میدانِ حشر میں شفاعت کی امید نے دلاسا دیا، غرض کہ بے شمار ایسے امور ہیں کہ جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے ہمیں ملے اور وہ ہماری دلی راحت و سکون کا سبب ہیں۔

شانِ رحمت:

اسمِ گرامی "رَسُولُ الرَّحْمَةِ" کے معانی و مفاہیم اور اس کے مَظاہر بے شمار ہیں۔ مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت ہمارے لئے رحمت، آپ کے

اخلاق رحمت، آپ کی ذات رحمت اور یہ سب ایسی رحمتیں ہیں کہ صرف چند لوگوں کے لئے نہیں، کسی خاص جماعت یا گروہ کے لئے نہیں، صرف مؤمنین کے لئے نہیں بلکہ سارے جہانوں کے لئے رحمتیں ہیں کیونکہ جس نے آپ کو رحمت بنایا خود اسی کا فرمان ہے:﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(پ17،الانبیآء:107)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات اخلاقِ کریمہ کا ایسا مجموعہ ہے کہ کوئی نہایت نہیں، آپ کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں، آپ کی مبارک ذات میں پایا جانے والا ہر ہر وصفِ رحمت و شفقت و عظمت و رفعت بے انتہا ہے، آپ اللہ کریم کی طرف سے ہمارے لئے ایسا ہدیہ و تحفہ و احسان و رحمت ہیں کہ 1400 سال سے زائد گزر گئے، ہر زمانے میں آپ کے اوصافِ رحمت و عظمت کو لوگوں نے ہر ہر رنگ و انداز سے بیان کیا لیکن آپ کی شان ہے کہ ہر بار جدا نظر آتی ہے، رحمت کی برسات ہر بار الگ انداز سے برستی ہے

۔

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ رحمت کے بھی کیا کہنے! آپ نے

معاشرے کے مظلوم ترین طبقہ غلاموں اور عورتوں کو ان کے حقوق دلوائے، جن غلاموں کے ساتھ پاؤں کی جوتی سے بھی بدتر سلوک ہوتا تھا انہیں، آقا کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا مقام دیا، غریبوں اور فقرا مسلمین کو دیگر سے پہلے جنّت میں جانے کا مژدہ سنایا، گناہ گار اہلِ ایمان کو بروزِ قیامت شفاعت وسفارش کی نوید سنا کر ڈھارس بندھائی۔

حضور نبیّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک رحمت کے بیان کی بنیادی طور پر دو قسمیں کی جاسکتی ہیں:

(1) رحمت وشفقت کی تعلیم (2) ذاتِ گرامی سے رحمت وشفقت کا ظہور۔

(1) رحمت و شفقت کی تعلیم:

رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاں کائنات کی ہر مخلوق کیلئے اپنی رحمت کے دریا بہائے وہیں دوسروں کو بھی رحمت و شفقت کی تعلیم و ترغیب دی اور کثیر مواقع پر اس کی تکرار بھی فرمائی، چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا: اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رحم کرنے والوں پر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم

کرو آسمان کی بادشاہت والا تم پر رحم فرمائے گا۔[7]

صلۂ رحمی کے ذریعے رحمت و شفقت کے پھیلاؤ کی ترغیب کیسے پیارے انداز میں ارشاد فرمائی: اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ رشتہ داری رحمٰن سے تعلق رکھنے والی ایک شاخ ہے تو جو شخص اس کو ملائے گا اللہ کریم اس کو ملائے گا۔[8]

بعض اوقات سرزنش کے انداز میں بھی رحمت و شفقت کی تلقین فرماتے جیسا کہ ایک اعرابی کو بچّوں کے ساتھ محبت ورحمت کا درس دیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حَسَن رضی اللہُ عنہ کو بوسہ دیا، اپنے سینے سے لگایا اور سُونگھنے لگے، اس قدَر شفقت و محبت دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یَارسولَ اللہ! میرا بھی ایک بیٹا ہے جو اَب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قُصُور

(7) ترمذی، 3/371، حدیث: 1931
(8) ترمذی، 3/371، حدیث: 1931

ہے۔[9]

اسی طرح ایک شخص نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حضرت امام حسن سے محبت و رحمت کو دیکھتے ہوئے کہا: اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چوما۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“[10]

(2) ذاتِ گرامی سے رحمت و شفقت کا ظہور:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صرف اپنی امت ہی نہیں بلکہ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے، کس کس کو کیسے کیسے رحمتِ سرورِ کونین سے حصہ ملا اس کا ایک مختصر ساخاکہ ملاحظہ کیجئے:

اُمّت کے لئے رحمت:

یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات کا ایسا پہلو اور آپ صلَّی اللہ

---

(9) مستدرک للحاکم، 4/161، حدیث: 4846

(10) بخاری، 4/100، حدیث: 5997

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت کا ایسا گوشہ ہے کہ جس کا مکمل بیان بیان سے باہر ہے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امت کے لئے اس قدر رحیم و شفیق ہیں کہ ربّ العالمین نے امت سے یوں ارشاد فرمایا: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔[11]

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ کریم نے آپ کے چار اوصافِ مبارکہ کا ذکر فرمایا جو کہ سب کے سب آپ کی اپنی امت پر رحمت کا بیان کرتے ہیں۔ ” عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ “تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے، ” حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ “تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، ” رَءُوْفٌ “کمال مہربان ہیں اور ” رَّحِیْمٌ “رحم والے ہیں۔

کیسے رحیم و کریم آقا ہیں کہ دنیا میں تشریف لاتے وقت بھی امت کی

---

(11) پ11، التوبۃ: 128

فکر تھی تو پردہ فرماتے وقت بھی لَبہائے اقدس پر بخششِ امت ہی کے الفاظ تھے، ان کی راتیں سجدۂ بارگاہِ الٰہ میں گزر جاتیں اور امت پر غُفرانِ الٰہی کا سوال کرتے رہتے، وہ جو خود لوگوں کو جنّت بانٹتے تھے اور یقیناً جنّت اور بارگاہِ الٰہی میں اپنا مقام و مرتبہ خوب جانتے تھے پھر بھی دوزخ کے دہکائے جانے کی خبر ملی تو امت پر رحمت و شفقت کے سبب بہت زیادہ روئے۔

اُمّت کے لئے اپنی رحمت کا بیان اپنے ہی الفاظ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں: میری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے اِرد گرد کی جگہ کو روشن کر دیا تو اس میں پتنگے اور حشراتُ الارض گرنے لگے، وہ شخص ان کو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور وہ اس پر غالب آکر آگ میں دھڑا دھڑ گر رہے ہیں، پس یہ میری مثال اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روک رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہنم کے پاس سے ہٹ جاؤ! جہنم کے پاس سے ہٹ جاؤ! اور تم لوگ میری بات نہ مان کر (پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح) جہنم میں گرے

چلے جارہے ہو۔[12]

بچّوں، پرندوں، جانوروں اور کفار کے لئے اظہارِ رحمت:

بچّوں پر ایسے رحیم کہ اگر دورانِ نماز کوئی بچہ روپڑتا تو اس خیال سے کہ اس کی ماں پر کیا بیت رہی ہوگی نماز کو مختصر فرمادیتے۔[13]

غور توکیجئے کہ کیسے رسولِ رحمت ہیں کہ ایک بچّے اور اس کی ماں کی خاطر اپنے ربّ سے جاری سلسلۂ مناجات کو مختصر کردیتے ہیں۔

ایک چڑیا کے بچے کو کوئی اٹھالیتا ہے تو رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی بے قراری پر خود بے قرار ہوجاتے ہیں اور فوراً اس کے بچوں کو واپس دلاتے ہیں۔[14]

اونٹ بلبلاتا ہوا آتا ہے، خوراک کی کمی اور بوجھ کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے تو اس کی بھی دادرسی فرماتے ہیں۔[15]

---

[12] مسلم، ص965، حدیث:5957

[13] بخاری، 1/253، حدیث:709

[14] ابوداؤد، 3/245، حدیث:3089

[15] ابوداؤد، 3/32، حدیث:2549

صرف یہی نہیں بلکہ وہ جانور جسے چھری کے ساتھ ذبح کرلینا ہے اس پر وقتِ آخری بھی نرمی کرنے کا فرماتے ہیں، اس کے سامنے چھری تیز نہ کرنے اور تیز ترین چھری کے ساتھ ذبح کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔[16]

اور تو اور وہ کفارِ ناہنجار جو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیتے ہیں، اللہ کے فرشتے صرف ایک اشارۂ ابرو کے منتظر ہوتے ہیں کہ اجازت ملے اور وہ قوم ملیامیٹ کر دی جائے لیکن اللہ! اللہ! میرے رءوف ورحیم آقا لَہولُہان ہو کر بھی فرماتے ہیں کہ "مجھے امید ہے کہ اللہ کریم ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جو اللہ وَحدَہٗ لَاشَریک کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔[17]

ایک بار کسی نے کفار کے بارے میں بددُعا کرنے کا کہا تو فرمایا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی مجھے لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔[18]

---

(16) مسلم، ص832، حدیث: 5055

(17) بخاری، 2/386، حدیث: 3831

(18) مسلم، ص1074، حدیث: 6613

کسی شاعر نے آپ کی شانِ رحمت و رفعت کو کیا ہی خوب بیان کیا ہے:

رَبّاكَ رَبُّكَ جَلَّ مَنْ رَبَّاكَا
وَرَعَاكَ فِيْ كُنُفِ الْهُدٰى وَحَمَاكَا

ترجمہ: آپ کی تربیت آپ کے رب نے فرمائی، کیا ہی شان والا ہے جس نے آپ کی تربیت فرمائی اور آپ کی پرورش ہدایت و رہبری کے سایہ میں کی اور آپ کی حمایت کی۔

سُبْحَانَه اَعْطَاكَ فَيْضَ فَضَائِلِ
لَمْ يُعْطِهَا فِي الْعَالَمِيْنَ سِوَاكَا

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو فضائل کے ایسے بہاؤ عطا کئے کہ ان کی مثل ساری کائنات میں آپ کے سوا کسی کو نہ دیئے۔

سَوَّاكَ فِيْ خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَارْتَقٰى
فِيْكَ الْجَمَالُ فَجَلَّ مَنْ سَوَّاكَا

ترجمہ: آپ کو خُلقِ عظیم کا حسین پیکر بنایا اور آپ میں حُسن و جمال کو پروان چڑھایا تو کیا ہی عظیم رب ہے جس نے آپ کو عظیم بنایا۔

سُبْحَانَه اَعْطَاكَ خَيْرَ رِسَالَةٍ
فِي الْعَالَمِيْنَ بِهَا نُشِرَتْ هُدَاكَا

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رسول بنایا اور آپ کی رسالت کے سبب جہانوں میں ہدایت پھیلی۔

وَحَبَاكَ فِي يَومِ الْحِسَابِ شَفَاعَةً
مَحْمُوْدَةً مَّا نَالَهَا اِلَّاكَا

ترجمہ: اور آپ کو قیامت کے دن شفاعت اور مقام محمود عطا فرمایا جو آپ کے سوا کسی کو نہ ملا۔

اللهُ اَرْسَلَكُمْ اِلَيْنَا رَحْمَةً
مَا ضَلّ مَنْ تَبِعَتْ خُطَاهُ خُطَاكَا

ترجمہ: اللہ کریم نے آپ کو ہماری طرف رحمت بنا کر بھیجا جس کے پاؤں آپ کی اتباع میں اٹھیں وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923126392663

"ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ" انٹرنیشنل

"ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ" الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیچز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

تحقیق وتصنیف سیکھنے کا سچا جذبہ
ہے تو آیئے ہمیں جوائن کیجیے
یہ کورس 02 ستمبر کو شروع
ہو چکا ہے، اب بھی داخلہ
ہو سکتا ہے، سابقہ کلاسز کی
ریکارڈنگ بھی مل جائے گی۔